ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

صدف فاطمہ ❁

مکاتیبِ غالب از مولانا عرشی کے اڈیشنوں کا تدوینی، تکنیکی ارتقا

The evolution of editorial practices and technical aspects in Maulana Arshi's editions of *Makatib-e-Ghalib*

By *Lecturer Urdu, Govt. Associate College for Women, Kot Momin.*

ABSTRACT

Makatib-e-Ghaliab marks the inception of Arshi's editorial journey, providing a valuable opportunity to study not only his initial editorial methods but also the subsequent development of his techniques. The first edition of Makatib was published in 1937, while the final edition, under Arshi's direct supervision, appeared in 1949. Across these six editions, notable textual editorial, and technical variations emerged. The textual revisions were widely appreciated by various editors and scholars; whoever, Arshi's technical adjustments and the evolution of his editorial practices were largely overlooked, or the successive edition were simply regarded as reprints of the first. This paper seeks to explore the textual, technical, and editorial transformations across all editions of Arshi's edited *Makatib-e-Ghalib*.

Keywords: Imtiaz Ali Khan Arshi, Khatoot-e-Ghalib, Makatib-e-Ghalib, Urdu letters, Textual editing, Compilation history, Editions and reprints, Annotations, Orthography, Textual corrections, Urdu prose, Critical edition, Biographical notes.

❁ لیکچرر اردو، گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین، کوٹ مومن

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

غالب کے خطوط اپنے تمام تر دلچسپ بیانیے اور تازہ انشا کی بدولت ابتدا ہی سے ناشر، مرتب، مولف و مدوّن کی نگاہ میں رہے ہیں۔ ریاست رام پور کی جانب سے غالب کے مراسلاتی خطوط کو مجموعے کے روپ میں یک جا کیا گیا تا کہ اہلِ علم و ادب مستفید ہوں اور زبان دان اس سے معلومات کشید کریں۔ یہ منصوبہ فرماں روا کے حکم سے کتب خانۂ ریاست رام پور کے ناظم امتیاز علی عرشی (۱۹۰۴۔۱۹۰۷) کے سپرد ہوا۔ عرشی اردو تدوین کی دنیا میں روایت ساز حیثیت رکھتے ہیں۔ ۱۹۳۲ء میں کتاب خانہ رام پور سے وابستگی کے بعد ۱۹۳۴ء میں عرشی کتاب الاجناس از ابوعبید القاسم بن سلام ہروی بغدادی کے وحید یہ نسخے کی تصحیح و حواشی کا ابتدائی تجربہ کر چکے تھے۔ ۱۹۳۵ء میں ریاست کی طرف سے خطوطِ غالب کی ترتیب و تدوین کا کام تفویض ہوا تو ریاستی و ذاتی دلچسپی کی بدولت عرشی نے سائنسی بنیاد پر مکاتیبِ غالب کو ضروری حواشی اور مفصل مقدمے کے ساتھ دو سال میں مدوّن کیا۔ خطوط اور غالب کے خطوط کی حیثیت سے مکاتیبِ غالب کی تدوین اپنی نوعیت کا نقشِ اوّل ہے۔ مکاتیب غالب کی تدوین کے لیے متن کا انتخاب ریاست رام پور کی جانب سے کیا گیا تھا۔ ۱۹۳۵ء تک غالب کی نثر اردو ادب میں مقبول ہو چکی تھی اور اس کا بڑا منبع غالب کے خطوط تھے۔ مکاتیب میں شامل بہت سے خطوط انفرادی طور پر کسی رسید سے بڑھ کر کوئی حیثیت نہیں رکھتے مگر اس کے باوجود اس مجموعے کی اہمیت سے قطعاً انکار نہیں کہ خط غالب کا ہے اور مدوّن عرشی ہیں۔

مکاتیبِ غالب پر لکھے مقالات کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ مکاتیب کے اڈیشن اور ری پرنٹ کے درمیان فرق نہ کرنے سے تمام اشاعتوں کو مکاتیب کے اڈیشن ٹھہرایا گیا ہے۔ خلیق انجم نے مقدمۂ غالب کے خطوط میں اڈیشن اور ری پرنٹس کے درمیان فرق قائم کیا ہے مگر مکاتیبِ غالب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> مکاتیبِ غالب کا پہلا اڈیشن ۱۹۳۷ء میں مطبع قیمہ بمبئی سے شائع ہوا...
> اس کے چھے ری پرنٹ شائع ہوئے۔ آخری اور چھٹا ری پرنٹ ۱۹۴۹ء میں رام پور سے شائع ہوا۔ (۱)

جبکہ مکاتیبِ غالب کے تمام اڈیشنوں کے سلسلہ وار مطالعے سے واضح ہوا کہ تمام اشاعتیں ری پرنٹ نہیں، بلکہ وقتاً فوقتاً عرشی کی جانب سے مناسب تبدیلیوں کے بعد مکاتیبِ غالب کا نیا اڈیشن شائع ہوتا رہا۔

طبع اوّل	۱۹۳۷ء	پہلا اڈیشن
طبع دوم	۱۹۴۳ء	دوسرا اڈیشن
طبع سوم	۱۹۴۵ء	ری پرنٹ طبع دوم

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

طبع چہارم ۱۹۴۶ء تیسرا اڈیشن
طبع پنجم ۱۹۴۷ء ری پرنٹ طبع چہارم
طبع ششم ۱۹۴۹ء ری پرنٹ طبع چہارم

طبع اوّل نسخ ٹائپ کے ساتھ مطبع قیمہ، بمبئی کی جانب سے ۱۹۳۷ء میں شائع ہوا۔طبع دوم مطبع سرکاری ریاست رام پور کی جانب سے ۱۹۴۳ء میں نمایاں تبدیلیوں اور اضافوں کے ساتھ نستعلیق ٹائپ میں درسی نسخہ کے طور پر شائع ہوا۔طبع سوم ۱۹۴۵ء میں، طبع دوم ہی کا ری پرنٹ تھا۔طبع چہارم ۱۹۴۶ ء میں مزید کچھ تبدیلیوں کے ساتھ شائع ہوا۔اس کے ری پرنٹس طبع پنجم ۱۹۴۷ء میں اور طبع ششم ۱۹۴۹ء میں شائع ہوئے۔سلسلہ وار اشاعتوں کے مطالعے سے پہلی، دوسری اور چوتھی اشاعت یعنی مکاتیب کے تین اڈیشنوں میں عرشی کی مدونہ تکنیک میں نمایاں تبدیلیاں سامنے آتی ہیں۔اس مقالے میں مکاتیبِ غالب کی تمام طباعتوں کی روشنی میں عرشی کی ابتدائی تدوینی تکنیک اوراس میں درجہ بدرجہ ارتقا کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

طبع اوّل کے سرورق پرتصنیف کا نام مکاتیبِ غالب خوش خطی سے سرخ روشنائی کے ساتھ لکھا ہے اور کاتب کا دستخط بھی موجود ہے۔سرورق کی تمام تحریر صفحے کے وسط میں رکھی گئی ہے، مصنف و مرتب کا نام نمایاں ہے۔کتاب کے آخر میں سرورق کی اردو تحریر کو انگریزی میں درج کیا گیا ہے۔مکاتیبِ غالب کی حوالہ جاتی تفصیل سرورق ہی پر درج ہے۔سرورق پر حوالے سے بڑھ کر بھی کچھ عبارتیں دی گئی ہیں، جیسے کہ غالب کے القابات، حسب الحکم۔ اورعرشی کا مختصر تعارف ۔تقریباً سوا تین سوصفحات کے پہلے اڈیشن میں ۱۸۳ صفحات پر مشتمل مقدمہ ہے اور ۱۱۷ خطوط مع حواشی و اشاریاتی فہارست شامل کیے گئے ہیں۔ مکاتیبِ غالب کے پہلے اڈیشن میں ۱۱۷ خطوط شخصی عہدے کی مناسبت سے تاریخ وارترتیب دیے گئے ہیں۔[۲]طبع دوم (۱۹۴۳ء) میں چودہ(۱۴) خطوط کا اضافہ کیا گیا ہے، جن میں سابقہ مکتوب الیہم کے علاوہ عباس علی خان بیتاب کے نام اصولِ اصلاح اورمعتدبہ اصلاحات کے پیش نظر لکھے دوخط بھی شامل ہیں۔

عرشی نے مقدمے کو دیباچہ سے موسوم کیا ہے۔طبع اوّل، دوم اور چہارم میں مقدمے کا حجم اور مباحث بدلتے رہے ہیں۔طبع اوّل میں دیباچہ تین واضح مباحث پر مشتمل رہا ہے۔ دیباچہ کی صفحہ شماری مدونہ متن سے الگ ہے۔مقدمہ کے آغاز میں تمہید کے عنوان سے چھ صفحات پر مشتمل حصہ ہے، جس میں متن کے انتخاب وتوجیہ، متن کی فراہمی، مدت تکمیل تدوین، تدوین میں استعمال کیے جانے والے مآخذ، مقدمے کی ضرورت و مباحث، تصاویر اور شکریہ کے ذیلی عنوانات کی مدد سے مدوّن نے مقدمے کا آغاز کیا ہے۔مآخذ میں اُن تمام نسخوں (قلمی و

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

مطبوعہ) کی فہرست دی گئی ہے، جن سے دوران تدوین استفادہ کیا گیا تھا، یعنی ایک طرح سے کتابیات کی تفصیل مقدمے میں بعنوان مآخذ دیباچہ و حواشی درج ہے۔ان مآخذ میں دی گئی تفصیل : نام تصنیف، مصنف، مطبع، طبع اور سن طباعت درج ہے:

۱۔ اردوئے معلی، طبع اوّل، اکمل المطابع دہلی، سنہ ۱۲۸۵ھ (۱۸۶۹ء)

قلمی نسخوں کی ذیل میں تین قلمی کتابوں کے نام، مصنف اور نسخہ مولف درج ہے:

۱۔ تاریخ محمدی، مصنفہ محمد حارثی بدخشی، نسخہ مولف[۳]

دیباچہ کے مباحث کی ذیل میں بقیہ مقدمے میں موجود سرگزشت غالب، تصانیف و تعلقات کی ضرورت پر بات کی گئی ہے۔مقدمے کے اگلے حصوں میں غالب کے سوانحی حالات، تصانیف، شخصی و سماجی کوائف کے ساتھ ساتھ تلامذہ وغیرہ پر تفصیل درج ہے۔آخر میں طباعت خطوط کے ضمن میں غالب کے خطوط کے ابتدائی مسودوں سے لے کر مکاتیبِ غالب تک تقریباً تمام مجموعوں کی طباعت پر چیدہ چیدہ وضاحت ہے۔اس فہرست میں عرشی نے اردوئے معلیٰ (۱۹۲۹ء) کے بعد مکاتیبِ غالب کا ذکر کیا ہے، جبکہ مکاتیب سے پہلے مرزا محمد عسکری نے ادبی خطوطِ غالب کے نام سے غالب کے خطوط کا انتخاب ۱۹۲۹ء[۴] میں لکھنؤ سے شائع کیا تھا، جس کا ذکر عرشی نے نہیں کیا۔مکاتیب غالب: مرزا صاحب کے خطوط کا آخری مجموعہ میں مکاتیب میں شامل دارالانشا سے حاصل کردہ خطوط کی وضاحت ملتی ہے۔پھر ان کی صحیح تعداد اور آخر میں املا یعنی نسخ ٹائپ کی وجہ اور اہمیت پر چند سطریں لکھی ہیں۔

طبع دوم میں دیباچہ طبع ثانی کے عنوان سے تقریباً ڈیڑھ صفحے کے دیباچے کا اضافہ ملتا ہے۔اس اضافے میں طبع اوّل کی تسلی بخش پذیرائی کے بعد طبع دوم کی از سرنو تدوین کے متعلق ذکر ہے۔طبع اوّل اور دوم کے درمیان تقریباً چھے سال کا لمبا عرصہ حائل ہے۔عرشی نے طبع اوّل کو از سرنو ترتیب دیا، نئی معلومات کے مطابق حواشی میں تصحیح کی اور اس سب سے بڑھ کر قصائد اور خطوط کا اضافہ کیا ہے۔اضافہ شدہ خطوط پر مزید حواشی ترتیب دیے۔اصلاحِ غالب اور املائے غالب کے عنوان سے عرشی نے آخری حصے میں غالب کے طریقہ اصلاح اور املا پر مثالوں کے ساتھ قلم زنی کی ہے۔طبع سوم میں یہ تمام کوائف بغیر کسی تبدیلی کے ری پرنٹ کیے گئے ہیں۔طبع چہارم (۱۹۴۶ء) میں طبع اوّل اور طبع دوم کے مقدمے کے تمہیدی حصے حذف کر دیے اور تمہید میں مآخذ کتب اردوئے معلی اور عودِ ہندی مطبع و سنہِ اشاعت کے علاوہ مکاتیب کی چوتھی طباعت میں شامل کتابوں کے حوالوں کی سرسری وضاحت پیش کی ہے۔طبع چہارم میں تمہید کے بعد سرگزشت اور دیگر عنوانات طبع دوم سے کافی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

حد تک مشابہ ہیں یعنی کسی نئے یا بڑے عنوان کے تحت کسی بحث کا اضافہ نہیں ملتا البتہ پرانی طباعتوں کے مباحث میں نمایاں تبدیلیاں سامنے آتی ہیں۔ چند ایک مثالیں ملاحظہ کیجیے:

۱۔طبع چہارم میں صفحہ نمبر ۲ پر حواشی نمبر ۳ کا اضافہ ملتا ہے جو طبع اوّل و دوم میں نہیں ہے۔

۲۔طبع اوّل میں ''وفات و مدفن'' کے آخر میں کوئی حاشیہ نہیں، طبع دوم میں فقط اتنا حاشیہ درج ہے:

تاریخ و وقت انتقال کے لیے حسین علی خاں کا عریضہ ملاحظہ ہو جو مکتوب ۱۱۷ کے حاشیے میں درج ہے۔[۵]

جبکہ طبع چہارم میں یہاں مزید تفصیل پیش کی گئی ہے۔طبع چہارم میں 'وفات اور مدفن' کی ذیل میں حاشیہ نمبر ۲ میں طبع دوم کے حاشیے کو دوہرا کر مزید تفصیلی بحث مولانا مہر، مولانا حالی اور حسین علی خاں کے حوالوں سے تینوں کے متون کا تقابل کرتے ہوئے اس بات کو مدلل انداز سے بیان کیا ہے کہ غالب کی وفات ۱۵/فروری ۱۸۶۹ء بمطابق ۲/ذیقعد ۱۲۸۵ھ ہے نہ کہ ۳/ذیقعد ۱۲۸۵ھ جیسا کہ مولانا مہر نے لکھا ہے۔[۶]

۳۔تصانیف کی ذیل میں طبع اوّل میں تاریخِ سلاطینِ تیموریہ، دیوانِ اردو، دستنبو، کلیاتِ فارسی، نامۂ غالب، انتخابِ دیوان اردو اور انتخاب دیوان فارسی کے متعلق معلومات درج ہیں۔عرشی نے تصانیف کی فہرست زمانی اعتبار سے ترتیب دی۔طبع دوم میں ان تمام معلومات کے بعد آخر میں ۱۳ مزید کتابوں کے صرف نام گنوائے گئے ہیں[۷] جبکہ طبع چہارم میں اوّل الذکر کتب و احوال کتب کے بعد غالب کی مزید ۱۵ کتابوں کی فہرست مع مختصر تعارف و معلومات درج ہیں۔[۸]

۴۔طبع اوّل میں نیّر، ناظم اور نواب کلب علی خان کو تلامذہ کی ذیل میں پیش کیا ہے جبکہ طبع دوم کے مقدمے میں ناظم، بیتاب، خلد آشیان، منشی اور شوخی کا تعارف اور مختصر انمونہ کلام پیش کیا ہے۔طبع چہارم میں تلامذۂ رام پور کی ذیل میں طبع اوّل و دوم کے مقابل ناظم و کلب علی خان اور شوخی کی ذیل میں تفصیلی نمونۂ کلام اور حواشی دیے گئے ہیں۔[۹]

۵۔ پروفیسر رسا ہمدانی نے رسالہ ندیم اپریل ۱۹۴۴ء میں ایک مضمون، مع مرزا غالب کے چار خطوں کے عکس، شائع کیا۔ یہ مضمون اور خطوطِ غالب از پروفیسر رسا پر ناقدین کی جانب سے لگائے گئے جعل سازی الزامات کی تردید میں لکھا تھا۔طبع چہارم میں عرشی نے مضمون کے ساتھ لف چار خطوط کے عکس سے ثابت کیا ہے کہ داخلی شواہد کی بنیاد پر ان خطوط کو مرزا غالب سے نسبت نہیں اور یہ جعلی ہیں۔ یہ حاشیہ پچھلی طباعتوں میں موجود نہیں اور اپنی بحث اور موضوع کے حوالے سے نہایت اہم ہے۔[۱۰]

مندرجہ بالا مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ عرشی نے طبع اوّل سے چہارم تک واضح تبدیلیوں کے ذریعے

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

مقدمے کو جامع اور مستند بنایا ہے۔ مقدمے کی طوالت کا مدوّن کو احساس تھا مگر ان کے قلم سے نکلے تمام مباحث اپنی جگہ اہمیت رکھتے ہیں۔ تدوین کے نکتہ نظر سے دیکھا جائے تو مقدمہ جامع و مستند ہے۔ چند مقامات پر عرشی مدوّن کی حیثیت سے بڑھ کر مبصر کا کردار ادا کرتے ہیں اور ایسے موضوعات مقدمے میں در آئے ہیں جو مقدمے کا حصہ نہیں یا مقدمے کے لیے ضروری نہیں۔ اگر ایسے حصوں کو حذف کر دیا جائے تو مقدمے کی شان میں فرق نہیں آئے گا۔ عرشی نے مقدمے میں اپنے تدوینی طریقہ کار کی وضاحت نہیں کی۔ مثال کے طور پر حوالہ جاتی کتابوں کے علامتی نام کیا ہیں اور کس طرح ترتیب دیے گئے، املا کی کیا کیا تبدیلیاں کی، کہاں قیاسی تصحیح سے کام لیا، کہاں سنین کے تعین میں قیاس کو اہمیت دی گئی، حواشی کا طریقہ و موضوعات وغیرہ۔

طبع اوّل، دوم و چہارم میں عرشی نے حواشی کے مباحث و ترتیب میں واضح تبدیلیاں کی ہیں۔ طبع اوّل میں مقدمہ و متن کے حواشی پاورق میں ترتیب دیے ہیں جبکہ طبع دوم و چہارم میں آخر کی اشاریاتی فہارست کو حذف کر کے مدونہ متن کے حواشی بقید صفحہ نمبر آخر میں ترتیب دیے ہیں۔ مقدمے کے حواشی دوسری اور چوتھی طباعت میں بھی پاورق میں رکھے گئے ہیں۔ اس طرح مقدمے اور متن کے حواشی میں تمیز قایم ہوگئی ہے۔ طبع اوّل میں مقدمے اور متن کے حواشی چند سطروں سے نصف صفحے تک پھیلے ہوئے ہیں، اس کی مثالیں طبع اوّل صفحہ نمبر ۱۰، ۷، ۳۰، ۵۲ پر دیکھی جاسکتی ہیں۔ طبع دوم و چہارم کے مقدمے میں زیادہ تر حاشیے ایک دو سطر پر مشتمل ہیں لیکن ایسے مقامات بھی موجود ہیں جہاں حاشیے کی عبارت نصف صفحے تک پھیلی ہوئی ہے اور بعض مقامات پر دو صفحات کے نصف ایک حاشیے سے پُر ہیں، مثال کے طور پر طبع چہارم کے مقدمے میں صفحہ نمبر ۶۹، ۱۵۷، ۲۲۸ ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔ حواشی کے لیے مدونہ متن میں اہم مقامات پر نمبر درج کیے گئے ہیں اور ان نمبروں کی ترتیب سے طبع اوّل کے پاورق میں جبکہ طبع دوم و چہارم کے آخر میں بقید صفحہ نمبر معلومات درج ہیں۔ طبع اوّل میں حواشی کے حوالہ نمبر قوسین کے ساتھ نمایاں کر کے درج کیے گئے ہیں جبکہ طبع چہارم میں بغیر قوسین حوالہ نمبر دیے گئے ہیں۔ اس سے کہیں کہیں متن میں حوالے کے نمبر غیر نمایاں ہے۔ طبع دوم و چہارم میں متن کے حواشی کو بہ انداز فہرست ترتیب دیا گیا ہے، جس سے حوالہ نمبر کے اعتبار سے حواشی تک رسائی قدر سہل ہے۔ اس کی نسبت پیرا گراف کی صورت میں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ سطر میں کس مقام پر ایک حاشیہ مکمل ہوا اور دوسرا حاشیہ شروع ہوا ہے۔

مکاتیبِ غالب کے حواشی اپنے مباحث اور معلومات کی وجہ سے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ اس کے متعلق خلیق انجم لکھتے ہیں:

> مولانا عرشی نے ان خطوط کا تنقیدی اڈیشن انتہائی سائنٹی فک انداز میں اور

غیر معمولی احتیاط سے تیار کیا ہے۔ پورے متن میں مشکل ہی سے کوئی غلطی نکلے گی۔
خطوط پر بڑی محنت اور عالمانہ انداز سے حواشی لکھے گئے ہیں کسی بھی خط میں شاید ہی
کوئی ایسا واقعہ ہو، جو تشریح طلب ہو، اور عرشی صاحب نے اس پر حاشیہ نہ لکھا ہو۔[۱۱]

حواشی میں اوّل، دوم اور چہارم طباعت کے ساتھ مسلسل تبدیلی کی جاتی رہی ہے۔ ہر نئی طباعت میں پرانی طباعتوں کی غلطیوں پر تصحیح کی گئی ہے۔ اضافی حصے حذف کیے ہیں، نئی اور اہم معلومات درج کی ہیں۔ مثال کے طور پر نواب یوسف علی خان کے نام خط (۳) مرقومہ ۱۲ فروری ۱۸۵۷ء مشمولہ طبع چہارم میں عرشی نے حاشیہ نمبر ۳ کی ذیل میں جو معلومات درج کی ہیں وہ طبع اوّل میں موجود نہیں ہیں۔ طبع چہارم میں صفحہ ۲۱ کا حاشیہ نمبر ۱، ۲، صفحہ نمبر ۲۲ کا حاشیہ نمبر ۲، صفحہ ۷۴ کا حاشیہ نمبر ۳ کا اہتمام طبع اوّل میں موجود نہیں۔

عرشی نے طبع اوّل سے ہی حواشی کا نہایت سنجیدگی سے اہتمام کیا تھا۔ مکاتیب کے حاشیے میں ہر طرح کا اہم موضوع پیش کیا گیا۔ طبع دوم اور چہارم میں ان حواشی کے مباحث و معلومات کو مزید نکھارا گیا۔ نئے حاشیے، نئی معلومات یا سابقہ اغلاط کی درستی پر مبنی ہیں۔ مکاتیب کے حواشی مختلف موضوعات سے بحث کرتے ہیں۔ عرشی نے، خط کے متن میں جن شخصیات کا ذکر ہوا ہے، ان سب کا مختصر سوانحی، قلمی یا شخصی تعارف حاشیے میں ضرور دیا ہے۔ اسی طرح اگر کسی کتاب یا مقام کا ذکر ملتا ہے تو اس کی تعارفی وضاحت حاشیے میں درج ہے۔ یوسف علی خان کے نام خط (۱۶) مرقومہ ۷/نومبر ۱۸۵۹ء مشمولہ طبع چہارم میں لارڈ ہارڈنگ، لارڈ ڈلہوزی اور ایڈنسن کا ذکر ہوا ہے۔ عرشی نے بقید حاشیہ نمبر بالترتیب ان کا تعارف حواشی میں کروایا ہے۔[۱۲] مکاتیبِ غالب کے مکمل متن میں شامل نہ صرف اشخاص بلکہ مقامات، کتب و رسائل کے متعلق اہم معلومات حواشی میں درج ہیں۔ اگر ان تمام معلومات کو اکٹھا کر دیا جائے تو مکاتیب غالب کے آخر میں بھرپور تعلیقات ترتیب دی جاسکتی ہیں۔

تعلیقات کی معلومات کے علاوہ حاشیے میں عرشی نے مختلف مکاتیب کے جوابی خط بھی شامل کیے ہیں، اس طرح تسلسل سے دونوں جانب کے احوال واضح طور پر سامنے آتے ہیں۔ مثال کے طور پر یوسف علی خان کے نام خط (۱) مرقومہ ۲۸ جنوری ۱۸۵۷ء کا جواب حاشیہ (۳)،[۱۳] خط (۳) مرقومہ ۱۲/فروری ۱۸۵۷ء اور خط (۴) مرقومہ ۱۵ فروری ۱۸۵۷ء کا جواب حاشیہ (۴)،[۱۴] کلب علی خان کے نام خط (۸) مرقومہ ۱۱/ اگست ۱۸۶۵ء حاشیہ (۱)،[۱۵] خط (۲۶) مرقومہ ۱۳/اگست ۱۸۶۶ء حاشیہ (۲)[۱۶] میں اس کی مثالیں دیکھی جاسکتی ہیں۔

حواشی میں غالب کی املا، معنی اور تلفظ سے بھی بحث کی گئی ہے۔ یوسف علی خان کے نام خط (۲۴) مرقومہ ۲/محرم الحرام ۱۲۷۸ھ میں لفظ 'تورے' کی وضاحت حاشیہ (۱) میں اس طرح کرتے ہیں:

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

تقرہ، مختلف اقسام کے لذیذ کھانے جو کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بیس خوانوں میں لگا کر بڑے تکلف کے ساتھ تقریبات میں تقسیم ہوتے ہیں۔ (نور اللغات: ۳، ۲۴۳)(۱۷)

چوں کہ عرشی نے تعلیقات، ضمائم اور فرہنگ کا الگ سے اہتمام نہیں کیا اور بعد ازاں درسی اڈیشن (طبع دوم) میں اشاریاتی فہارست بھی حذف کر دی تھیں لہٰذا طبع چہارم میں ان تمام مباحث کو حواشی میں برتا گیا ہے۔ عرشی نے تمام متن کو ایک ترتیب سے اکٹھا کیا ہے مگر دو مقامات پر نوٹ دیا ہے، جو متن سے متعلق ہے، مگر متن کا حصہ نہیں ہے۔ طبع اوّل ص۸، ۹ اور طبع چہارم ص۶، ۷ پر تاریخی تسلسل سے فروری ۱۸۵۷ء کے بعد مارچ اور اپریل ۱۸۵۷ء کے عرائض کے چاک ہونے کی اطلاع اور لفافے کی مدد سے تاریخ اور خط کی اطلاع مکاتیبِ غالب میں دی ہے۔ یہ معلومات حاشیہ میں درج کی جاسکتی تھی اور خطوط کا سلسلہ برقرار رکھا جاسکتا تھا اس طرح حاشیہ کی معلومات متن کے درمیان نامناسب معلوم ہوتی ہے، جبکہ دیگر معلومات کو حاشیہ میں درج کیا ہے۔ مکاتیبِ غالب طبع چہارم میں ایک نوٹ درج ہے(۱۸) جس کے مطابق غالب کا ایک قطعہ طبع اوّل میں(۱۹) شامل کیا گیا تھا۔ یہ قطعہ اکمل المطابع دہلی کی جانب سے شائع کیا گیا تھا۔ غالب نے اس کی دس چھپی ہوئی کاپیاں نواب کلب علی خان کو ۳۱/ جولائی ۱۸۶۶ء میں ارسال کی تھیں۔ یہ کاپیاں دارالانشا میں محفوظ ہیں۔ طبع دوم میں اس قطعے کو اضافی جان کر خارج کر دیا گیا۔ یہ نوٹ متن کے درمیان میں بقید قوسین درج کیا گیا ہے۔ اسے حواشی کی ذیل میں درج کیا جاسکتا تھا، جس سے متن کا تسلسل برقرار رہتا۔

مکاتیبِ غالب طبع اوّل کی املا نسخ ٹائپ میں ہے۔ یہ اس وقت کی بہترین طباعت ہے چوں کہ اس وقت لیتھو طباعت کا رواج تھا۔ طبع دوم اور چہارم میں نستعلیق ٹائپ کا اہتمام کیا گیا، اس لیے یہاں ہم املا کو زیادہ بہتر دیکھتے ہیں۔ مکاتیبِ غالب کی املا میں عرشی نے اپنے دور کے اصول اپنائے ہیں۔ غالب کے خطوط میں لفظوں کو جوڑ کر لکھنے (اونکے، اوسکے) کا رواج ملتا ہے۔ اس کے علاوہ اعراب بالحروف کا التزام ہے۔ عرشی نے ان تمام قدیم طرز کے املا کو اپنے دور کے املا سے بدل دیا ہے۔ تصحیحِ متن کے متعلق عرشی نے مقدمے میں اپنے طریقہ کار کو واضح نہیں کیا۔ مکاتیبِ غالب کے مطالعے سے ہم عرشی کی جانب سے اختیار کی گئی تصحیحِ متن کی تکنیک کو سمجھ سکتے ہیں۔ متن میں سہواً یا ارادتاً استعمال کیے گئے الفاظ پر جگہ جگہ حواشی لکھے ہیں۔ طبع اوّل میں متن کی غلط املا کو مدونہ متن میں برقرار رکھا گیا ہے اور حواشی میں درست املا درج کیا ہے۔ یوسف علی خان کے نام خط (۱۶) مرقومہ ۷ نومبر ۱۸۵۹ء مشمولہ طبع اوّل میں لفظ لاڑد، لمبر لکھے ہوئے ہیں۔ عرشی نے ان کا املا مدوّنہ متن میں غالب کے املا پر رکھا ہے اور حاشیے میں درست املا کی وضاحت کر دی ہے:

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

لمبر وہی انگریزی لفظ نمبر ہے۔ پرانے لوگ نون کی جگہ لام بولتے تھے۔ میرزا صاحب بھی انھیں میں سے ہیں، چناں چہ آپ نے شاہزادۂ بیدار بخت کے سہرے میں بھی لکھا ہے کہ، مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے ترا لمبر سہرا۔ (۲۰)

یہ میرزا صاحب کا املا ہے، صحیح املا لارڈ ہے۔ (۲۱)

عرشی نے طبع دوم و چہارم میں 'املاے غالب' کے عنوان سے غالب کی طرز املا، سہو اور تصحیح پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ مگر ان مقدموں میں بھی یہ واضح نہیں کیا کہ مکاتیبِ غالب کی تدوین میں تصحیح متن کا کیا قاعدہ اپنایا گیا ہے۔ طبع چہارم کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طباعت میں عرشی نے تصحیح متن کے لیے اپنی تکنیک بدل دی ہے۔ طبع چہارم کے مدونہ متن میں درست املا لکھا ہے اور غلط املا کی نشاندہی حواشی میں کی ہے۔ نواب کلب علی خان کے نام خط (۳۵) مرقومہ ۸ دسمبر ۱۸۶۶ء مشمولہ طبع چہارم کے متن میں جملہ درج ہے:

''تحرجۂ لطیف ہاتھ آ گیا۔''

یہاں لفظ ہاتھ پر حاشیے میں لکھتے ہیں:

''میرزا صاحب نے ہات لکھا ہے۔'' (۲۲)

نواب یوسف علی خان کے نام خط (۵۳) مرقومہ ۲۳ رستمبر ۱۸۶۷ء کے متن میں لکھا ہے:

... لیکن یہ بھی ساتھ عرض کرتا ہوں۔ (۲۳)

اس پر حاشیہ (۴) لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے 'کرتا ہے' لکھا ہے۔ لیکن یا تو 'کرتا ہوں' ہونا چاہیے اور یا 'کرنی ہے'۔ چوں کہ مرزا صاحب تمام دلّی والوں کی طرح مرکب مصادر میں... تانیث کی صورت میں علامت مصدر 'نا' کو 'نی' سے بدل دیتے ہیں، اس لیے میرے نزدیک 'ہوں' کی جگہ 'ہے' سہواً لکھا گیا ہے۔

گو کہ عرشی نے تصحیح کو متن میں درج کیا ہے جبکہ غلط متن اور اپنی دلیل کو حواشی میں واضح کرنے کی سعی کی ہے۔ اس تقابل کو دونوں طباعتوں میں سمجھنے کے لیے ایک مثال ملاحظہ کیجیے۔ کلب علی خان کے نام خط (۴۴) مرقومہ یکم محرم الحرام سنہ ۱۲۸۲ھ بمطابق ۲۷ رمئی ۱۸۶۵ء مشمولہ طبع اوّل کے مدونہ متن میں درج ہے:

''... دو تین مہینے پہلے سلام پانچ ساتھ لکھتے تھے...''

عرشی لفظ 'ساتھ' پر حاشیے میں لکھتے ہیں:

ISSN: 2519-6332 (Print),   ISSN: 2708-1915 (Online)

''یہ مرزا صاحب کی املا ہے، صحیح رسم الخط 'سات' ہے۔''

اسی خط کا متن طبع چہارم میں اس طرح رکھا ہے:

''... پہلے سلام پانچ سات لکھتے تھے...''

اور لفظ 'سات' پر حاشیہ (۴) درج ہے:

''مرزا صاحب نے 'ساتھ' لکھا ہے۔''

اس تقابل کے ذریعے عرشی کے تدوینی ارتقائی پہلو کو سمجھا جا سکتا ہے۔ عرشی نے چوں کہ تمام خطوط غالب کے ہاتھ سے لکھے ہوئے مرتب کیے تھے اور یہ خط اس سے پہلے کسی مجموعے میں شامل نہ تھے۔ اس لیے اختلاف نسخ کا مقام مکاتیبِ غالب کے متن میں نہیں ہے البتہ خطوط میں غالب کی دی گئی اصلاحات پر حاشیے میں مطبوعہ نسخے سے تقابل کر کے نسخ کے اختلاف کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ اختلاف غالب کی دی گئی اصلاح اور متعلقہ غزل یا قصیدے کے اصل نسخے یا طباعت کے نسخے کے درمیان تقابل سے پیش کیا گیا ہے۔ سید عباس علی خان کے نام دو خطوط مشمولہ طبع چہارم میں غالب نے کلام پر اصلاح دی ہے۔ عرشی نے اس اصلاح کا موازنہ عباس علی خان کے مطبوعہ کلام سے کیا ہے اور نسخ کے اختلافات کو حواشی میں درج کیا ہے۔

طبع اوّل میں عرشی نے تقریباً تمام اہم مقامات یا اشخاص و کتب پر بقید حوالہ نمبر حواشی ترتیب دیے ہیں مگر یہ تمام معروضات متن میں نمایاں نہیں ہیں۔ طبع چہارم میں نہ صرف مکمل متن بلکہ مقدمہ اور حواشی میں بھی جہاں کہیں شخص، کتاب یا مقام کا ذکر آیا ہے اسے خط کشید کیا ہے، جس کی وجہ سے متعلقہ اسم متن میں نمایاں ہو گیا ہے۔ نواب یوسف علی خان کے نام خط (۱۷) مرقومہ ۲۷ رنومبر ۱۸۵۹ء مشمولہ طبع چہارم میں 'نواب عالی جناب'، 'کورٹ آف ڈرکٹرز'، 'نواب گورنر جنرل بہادر'، 'کاشی پور'، 'ولی عہد بہادر' کے اسما کو خط کشید کی مثال کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے جبکہ ان سب پر حاشیے میں معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔

عرشی نے مکاتیب میں رائج الوقت طریقے کے مطابق رموز اوقاف اور پیرا گراف کا اہتمام کیا ہے۔ غالب خود بھی کچھ مخصوص عدد یا رموز اپنے خطوط میں برتا کرتے تھے۔ عرشی نے ان کی وضاحت مقدمے میں دی ہے۔ مثلاً کہیں جملے کے آخر میں 'ط' کا نشان یا کہیں خط کے اختتام پر بارہ (۱۲) کا عدد درج کرتے تھے جس کا مطلب اختتام لیا جاتا تھا۔ عرشی نے ایسے تمام مقامات پر ختمے کا نشان استعمال کیا ہے، اس کے علاوہ سکتہ کا بھی مناسب استعمال متن میں نظر آتا ہے۔ عرشی نے متن کی ترتیب میں پیرا گراف کا اہتمام بھی کیا ہے جس سے خط کا متن مزید جاذب نظر اور عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ مکاتیب میں شامل بہت سے خطوط رسیدی نوعیت کے ہیں اور ہر خط میں ہنڈوی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ملنے کی رسید درج کی گئی ہے۔ ہنڈوی کی رقم درج کرنے میں غالب نے احتیاط سے کام لیا ہے اور اپنے خطوط میں ہندسے اور لفظوں میں رقم درج کی ہے۔ لفظوں میں رقم لکھ کر اسی کے اوپر ہندسے بھی درج کیے ہیں۔ طبع اوّل میں طباعتی مجبوری کے تحت عرشی نے صرف لفظوں میں رقم درج کی ہے۔ ان کے اوپر ہندسے نہ درج کر سکے لیکن طبع چہارم میں ہمیں لفظوں پر ہندسے بھی درج ملتے ہیں مثلاً کلب علی خان کے نام خط(۲۷) مرقومہ یکم ستمبر ۱۸۶۶ء مشمولہ طبع چہارم کے آخر میں دونوں طرح سے رقم درج کی ہے۔ طبع چہارم میں مزید نمونے صفحہ نمبر ۴۶، ۵۰، ۵۷، ۸۰ پر دیکھے جاسکتے ہیں۔

طبع اوّل سے چہارم تک عرشی نے جتنے بھی خطوط مکاتیبِ غالب میں مدوّن کیے ہیں، ان سب کے مکتوب الیہ کی کل تعداد ۷ ہے۔ ان میں سے چند ایک طبع اوّل تا سوم میں شامل نہیں، جبکہ طبع پنجم اور طبع ششم دراصل طبع چہارم کے ری پرنٹس ہیں۔ عرشی نے ان تمام مکتوب الیہم کے حالات کو متعلقہ مکتوب الیہ کے مرتبہ خطوط سے پہلے فرداً فرداً درج کیا ہے۔ طبع اوّل، دوم اور چہارم میں پہلے مکتوب الیہ کا تعارف دیا گیا ہے، اس کے بعد خطوط کا متن درج ہے۔ عرشی نے تمام معلوم اور بنیادی معلومات مع تاریخ پیدائش، سوانحی و قلمی تعارف، پیشہ و مشاغل گو کہ اہم پہلوؤں پر مناسب انداز سے روشنی ڈالی ہے۔ کہیں حد سے بڑھی ہوئی توقیر و تعظیم یا تعصب نہیں۔ طبع اوّل کی نسبت طبع چہارم میں مکتوب الیہم کے حالات مفصل ہیں۔ نمونے کے طور پر نواب یوسف علی خان کا تعارف اور نواب کلب علی خان کا تعارف مشمولہ طبع چہارم[۲۴] دیکھا جاسکتا ہے۔

عرشی نے طبع اوّل میں مکاتیبِ غالب کا دس صفحات پر محیط اشاریہ ترتیب دیا ہے۔ اس اشاریے میں تین فہرستیں مندرجہ ذیل موضوعات پر مشتمل ہیں:

۱۔ فہرست اشخاص و قبائل ۲۔ فہرست مقامات ۳۔ فہرست کتب و اخبارات

پہلی بار خطوطِ غالب کے اشاریے کا اہتمام مکاتیبِ غالب میں کیا گیا۔ اس سے قبل خطوط کے کسی مجموعے میں اشاریے ترتیب نہیں دیے گئے۔ مکاتیبِ غالب طبع دوم اور بعد کی تمام طباعتیں درسی ضروریات کے تحت شائع کی گئی تھیں۔ ان طباعتوں سے اشاریہ کو اضافی جانتے ہوئے حذف کر دیا گیا تھا۔ اب جہاں کہیں مکاتیبِ غالب کی پہلی طباعت موجود ہے صرف وہیں عرشی کی مرتبہ اشاریاتی فہارست کو دیکھا جاسکتا ہے۔ طبع اوّل میں تصحیح و استدراک کے عنوان سے بھی ایک فہرست ہے۔ اس میں مکاتیبِ غالب میں در آنے والی پروف کی اغلاط کی تصحیحات کو بقید صفحہ نمبر و سطر نمبر درج کیا گیا ہے۔ نمونہ دیکھیں:

ص ۲۷، سطر ۱۳ ''نوازشنامہ'' بجائے ''لوازشنامہ''[۲۵]

ISSN: 2519-6332 (Print),   ISSN: 2708-1915 (Online)

اس میں 'ص' سے مراد صفحہ نمبر جبکہ 'سط' سے مراد سطر نمبر ہیں۔ طبع دوم میں یہ تصحیحات متن میں درست کر دی گئیں اور اس فہرست کو غیر ضروری جانتے ہوئے حذف کر دیا گیا۔

عرشی کی تدوینی تکنیک کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہنا بجا ہوگا کہ عرشی نے مکاتیبِ غالب کے روپ میں اردو تدوین کا مستند اور بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ ہر حصہ بہترین تدوینی تکنیک کے ساتھ مکمل کیا گیا۔ اپنی نوعیت کا پہلا تدوینی کام ہونے کی وجہ سے بھی عرشی کی مدوّنہ مکاتیبِ غالب قابلِ تحسین ہے۔ ان کے بعد خطوطِ غالب کی ترتیب تدوین پر مشتمل مختلف مجموعے سامنے آئے لیکن کسی نے عرشی سے بڑھ کر تدوینی اصولوں کی پاسداری کا دعویٰ نہیں کیا۔ کسی نقاد کے ہاں مکاتیبِ غالب پر منفی رائے یا کوئی اعتراض نہیں ملتا بلکہ اسے تمام اردو حلقوں میں تدوین کی سند تسلیم کیا گیا ہے۔ جن مدوّنین نے مکاتیبِ غالب کے خطوط اپنے مجموعوں میں شامل کیے، انھوں نے عرشی کی تصحیحات، سنین کے تعین یا حواشی کو قبول کیا ہے۔ عرشی نے پہلی بار غالب کے خطوط کا اشاریہ پیش کیا تھا جس نے بعد کے مدوّنین کی توجہ اس طرف مبذول کی اور مزید اشاریہ سازی کی تحریک پیدا ہوئی۔ عرشی مسلسل نئی طباعتوں میں اپنی تدوینی تکنیک کو بہتر سے بہترین تک لے گئے۔ یہاں تک کہ دورِ حاضر کے ناقدین بھی خطوطِ غالب کی سب سے بہترین تدوین کے طور پر مکاتیبِ غالب کا حوالہ دیتے ہیں۔ ڈاکٹر مشیر احمد، خلیق انجم کی مدوّنہ غالب کے خطوط پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> اگر موصوف مولانا امتیاز علی عرشی اور آفاق حسین آفاق کی طرز پر اس کام کو انجام دیتے... تو اس کی قدر و قیمت اور بڑھ جاتی۔ (۲۶)

گو کہ نوعیت کے اعتبار سے ڈاکٹر خلیق انجم اور امتیاز علی عرشی کے کام میں بہت تضاد ہے لیکن اس کے باوجود عرشی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اپنے وقت سے لے کر آج کے نقاد تک ان کی مدوّنہ مکاتیبِ غالب کو غالب کے خطوط کی سب سے بہترین تدوینی اکلیم تسلیم کرتے ہیں۔ عرشی کا تدوینی کام نئے آنے والوں کے لیے سند کی حیثیت اختیار کر گیا۔ ڈاکٹر خلیق انجم لکھتے ہیں:

> مولانا عرشی نے ان خطوط کا تنقیدی اڈیشن انتہائی سائینٹی فک انداز میں اور غیر معمولی احتیاط سے تیار کیا ہے...
>
> میں یہ بات پورے وثوق اور پوری ذمے داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مکاتیبِ غالب سے پہلے کسی اردو متن کا ایسے سائنٹی فک انداز میں تنقیدی اڈیشن تیار نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے بعد بھی جہاں تک میرا مطالعہ ہے، ایسا تنقیدی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

اڈیشن تیار نہیں ہوا جسے مکاتیبِ غالب کے مقابلے میں رکھا جا سکے۔(۲۷)

حواشی

۱۔ خلیق انجم (مرتب)، غالب کے خطوط، جلد اوّل، (کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۰۸ء) ص ۴۱

۲۔ پہلے نواب یوسف علی خاں پھر نواب کلب علی خاں کو لکھے گئے خط ہیں۔ مکاتیب میں زیادہ تعداد ان نوابین کے خطوط کی ہے۔ اس کے بعد بالترتیب نواب سیّد زین العابدین، میر منشی سیلچند، خلیفہ احمد علی، مولوی محمد حسن خاں کے نام لکھے گئے خطوط زمانی تسلسل سے ترتیب دیے گئے ہیں۔

۳۔ امتیاز علی عرشی، مکاتیبِ غالب، (بمبئی، مطبعہ قیمیہ، ۱۹۳۷ء، طبع اوّل) ص ۱۴

۴۔ ڈاکٹر خلیق انجم نے غالب کے خطوط، جلد اوّل کے مقدمے میں ادبی خطوط غالب کی تاریخ اشاعت ۱۹۳۹ بتائی ہے۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے بھی اپنے مضمون خطوط غاب، غالب کی اردو نثر نگاری کی شہرت کا تاج محل مشمولہ قرطاسِ ادب ۱۶/ فروری ۲۰۲۲، میں مذکورہ کتاب کی تاریخ ۱۹۳۹ درج کی ہے۔ اصل کتاب کے سرورق پر ۱۹۲۹ تاریخ ملتی ہے۔ مقدمے کے آخر میں بھی مصنف مرزا محمد عسکری نے ۱۳ اگست ۱۹۲۹ تاریخ درج کی ہے۔

۵۔ امتیا علی عرشی، مکاتیبِ غالب، ص ۳۸، طبع دوم

۶۔ امتیاز علی عرشی، مکاتیبِ غالب، (بمبئی: مطبعہ قیمیہ، ۱۹۴۳ء) ص ۷۳، طبع چہارم

۷۔ ایضاً، ص ۴۴، طبع دوم

۸۔ امتیاز علی عرشی، مکاتیبِ غالب، ص ۴۴، ۷۳، طبع چہارم

۹۔ ایضاً، ص ۳۸، ۵۰

۱۰۔ ایضاً، ص ۱۵۷

۱۱۔ خلیق انجم (مرتب)، غالب کے خطوط، ص ۴۲

۱۲۔ امتیاز علی عرشی، مکاتیبِ غالب، ص ۱۵، طبع چہارم

۱۳۔ ایضاً، ص ۱۲۰

۱۴۔ ایضاً، ص ۶

۱۵۔ ایضاً، ص ۴۰

۱۶۔ ایضاً، ص ۵۶

۱۷۔ ایضاً، ص ۲۱

۱۸۔ ایضاً، ص ۴

۱۹۔ ایضاً، ص ۸۱۔۸۵، طبع اوّل

۲۰۔ ایضاً، ص ۱۵، طبع چہارم

۲۱۔ ایضاً، ص ۲۲، طبع اوّل

۲۲۔ ایضاً، ص ۶۳، طبع چہارم

۲۳۔ ایضاً، ص ۴۷

۲۴۔ ایضاً، ص ۱ و ۴۳، طبع اوّل

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۲۵۔ ایضاً،ص ۱۳۳
۲۶۔ ڈاکٹر مشیر احمد، خطوط غالب کے ادبی مباحث، (علی گڑھ: لیتھو کلر آفسیٹ پرنٹرس، ۲۰۱۱ء)ص ۱۴۸
۲۷۔ خلیق انجم (مرتب)، غالب کے خطوط، جلد اوّل،ص ۴۲

مآخذ

۱۔ انجم، خلیق (مرتب)، غالب کے خطوط، جلد اوّل، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۰۸ء
۲۔ عرشی، امتیاز علی، مکاتیب غالب، بمبئی، مطبعہ قیمیہ، ۱۹۳۷ء، طبع اوّل
۳۔ ____، ____، ____طبع دوم
۴۔ ____، ____، ____، طبع چہارم
۵۔ احمد، مشیر، ڈاکٹر، خطوط غالب کے ادبی مباحث، علی گڑھ: لیتھو کلر آفسیٹ پرنٹرس، ۲۰۱۱ء

Bibliography:

1. Anjum, Khaleeq, (Ed.), *Ghalib kay Khutoot*, Vol: 1, Karachi: Anjuman Taraqqi-e-Urdu Pakistan, 2008
2. Arshi, Imtiaz Ali, *Makateeb-e-Ghalib*, Bombay: Math'a Qayyima, 1937, 1st Edition
3. _____, _____, _____, 2nd Edition.
4. _____, _____, _____, 4th Edition.
5. Ahmed, Musheer, Dr., *Khutoot-e-Ghalib kay Adabi Mubahis*, Aligarh: Litho Color Offset Printers, 2011.